رودکوہی نظام آبپاشی اور حکومتی منصوبے

راست چیلنج کررہی ہے کہ ہے کوئی جو آگے آئے اور ان مسائل سے فائدہ اٹھائے رودکوہی نظام آبپاشی اس علاقے میں ایک اہم اور مفید قدرتی وسیلہ ہے جو آج بھی ہماری راہیں تک رہا ہے تحصیل تونسہ کے علاقہ پچادھ میں آبپاشی کے وسائل کم بارشیں ہونے کے باعث ناکافی ہیں زیر زمین پانی کی زیادہ گہرائی کی وجہ سے ٹیوب ویل اور ٹربائین کا خرچہ کسانوں کی مالی استعداد سے باہر ہے چشمہ رائٹ بنک کینال نے بھی اس علاقے کو مستفید نہیں کیا اور لاکھوں ایکڑ اراضی اس سے محروم ہے دوسری طرف حکومت نے اس علاقے کو رودکوہی جیسی نعمت سے نوازا ہے، رودکوہی سے لاکھوں ایکڑ اراضی سیراب ہوسکتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ اس نظام آبپاشی پر حکومتی اداروں کی طرف سے ترقیاتی کام ہوں، پاکستانی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ رودکوہی کے عظیم منصوبوں پر کام ہورہا ہے تحصیل تونسہ میں تین مشہور رود کوہیوں کوڑا، وہوا، اور سنگھڑ پر کام تقریباً 27 ملین امریکی ڈالر یا ڈھائی ارب روپے کی مالیت کے منصوبے تکمیل کے قریب ہیں، حکومتی سطح پر تو رود کوہی کے پانی کو استعمال میں لانے کیلئے ان عظیم الشان منصوبوں کا دعویٰ کیا جاتا ہے جبکہ عملی طور پر اور زمینی حقائق اس دعویٰ کے خلاف جاتے ہیں مثلاً چشمہ بنک رائٹ کینال کے آنے سے پہلے رودکوہی وہوا اکتیس مواضعات کو سیراب کرتی تھی نہر آنے کے بعد اس کی مغربی جانب صرف چار مواضع باقی رہ گئے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا اتنی بڑی رقم کا منصوبہ صرف چار مواضع کیلئے بنایا گیا ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو پھر اس کی مالی افادیت شک میں ہے، اتنے بڑے منصوبے کے نتیجے میں پانی کی ایک بڑی مقدار کو آبپاشی کے علاقوں کی طرف لایا جا سکتا ہے، مگر مسئلہ یہ ہے کہ وہ کون سے نئے علاقے

ہیں اور مواضعات ہوں گے جہاں اس رودکوہی کا پانی لایا جائیگا اس نئے پانی کے واہ، کس، نالے اور گزرگاہیں کہاں بنائی جائیں گی نئے مواضعات کے حقوق آبپاشی کا کیسے تعین کیا جائیگا اور بنیادی پیمانہ کیا ہوگا اور ان حقوق کو متعین کرنے کی اتھارٹی کس کے پاس ہوگی علاقے کے زمینداروں، مالکان اراضیات اور کاشتکاروں کا ان حقوق کے آبپاشی کے تعین میں کیا اور کتنا کردار ہوگا، نئے نالے اور گزرگاہیں کس کی ملکیت ہوں گی اور گزرنے کی صلاحیت کتنی ہوگی یہ وہ سوالات ہیں جو علاقے کے عوام ابھی تک نہیں جانتے اور پریشانی اور کشمکش کا شکار ہیں جس کی وجہ سے ایسے منصوبوں کی افادیت' اگر کوئی ہے بھی تو اسے نابلد ہیں۔

اہم بات یہ ہے کہ محکمہ آبپاشی نے ان منصوبوں کے ڈیزائن کی رو سے علاقے کے زمینداروں اور کاشتکاروں کو اعتماد میں نہیں لیا اور نہ ہی عوامی کچہریوں کا انعقاد کیا گیا جس میں عوام کی آراء لی جاتی اور ساتھ ساتھ انہیں ان منصوبوں کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا جاتا۔

ایک طرف تو محکمہ آبپاشی حکام کے مطابق یہ منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور جلد ان کا افتتاح بھی ہوگا تو دوسری طرف ان کے افادیت کے بارے میں علاقے کے عوام شکوک و شبہات کا شکار ہیں۔ اگر محکمہ آبپاشی سے زور دیکر پوچھا جائے تو ان کے پاس کئی تکنیکی بہانے موجود ہیں مثلاً محکمہ آبپاشی کا کام تعمیراتی ڈھانچے بنانا ہے اور آگے فیلڈ لیول کا کام محکمہ مال کی ذمہ داری ہے۔ جب محکمہ مال سے ان منصوبوں کے بارے میں پوچھا جائے تو وہ ان منصوبوں کی تفصیلات سے قطعی انکاری ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں کسی بھی سطح پر شامل نہیں کیا گیا۔ جب حکومتی ادارے لوگوں کو ان منصوبوں کے

بارے میں مطمئن نہیں کرسکتے تو لامحالہ لوگوں میں حکومت کے بارے میں شکوک وشبہات اور ناقص کارکردگی کا اظہار ہوتا ہے۔

وہوا کے علاقے میں کافی اراضیات بنجر اور آبپاشی کے وسائل سے محروم ہیں حق تو یہ ہے کہ اس منصوبہ کے نتیجہ میں دستیاب زائد پانی کو ان نئے علاقوں اور مواضعات میں زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے الاٹ کیا جائے۔ موضع وار پانی کی مقدار' وقت اور گزرگاہیں متعین کی جائیں علاقہ کے عوام کو ہر سطح پر مشاورت میں شامل کیا جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو اس کے نتیجے میں صرف ایک رودکوہی وہوا کے پانی سے کم از کم پچاس ہزار سے ایک لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔ یہاں پر کئی نقد آور فصلات کاشت ہوں گی ماحولیاتی مثبت تبدیلیاں آئیں گی علاقے سے غربت کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ رودکوہی نظام آبپاشی میں کسی انرجی مثلاً تیل بجلی گیس کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ پانی قدرتی راستوں پر نشیبی علاقوں کی طرف موڑ دیا جاتا ہے رودکوہی وہوا سے چک جنوبی شمالی مسوان باچھ تترہ موضع کا کچھ حصہ چھتری مع لوہارہ کے علاوہ کئی مواضعات سیراب ہوں گے۔

مستقل بنیادوں پر کاشت سے علاقے سے بیرون ہجرت کے مواقع کم ہوں گے اور لوگ اپنے علاقے میں اپنی زمینوں کو کاشت کرکے خوشحال ہوں گے۔

زراعت کے شعبہ میں آبپاشی ایک بنیادی اور اہم عنصر ہے اور اس کے ساتھ علاقے میں ایک مربوط ترقیاتی منصوبہ شروع کیا جائے جس میں رودکوہی کے کاشتکاروں کو جدید آلات مشینری بہتر بیج زمین میں نمی محفوظ رکھنے کی ہدایات اور دیگر تربیت کے پیکیج دیئے جائیں۔ کیونکہ زرعی شعبہ میں ان تمام عوامل اور مداخل کا کردار بہت اہم ہے جس سے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوگا اور آمدنی میں بہتری آئے گی۔ ورنہ اربوں روپے کا منصوبہ ضائع ہوجائے گا۔

تحریر۔ سردار اورنگزیب خان قیصرانی ایڈووکیٹ

اپریل کے مہینے سے گندم کی کٹائی شروع ہو جاتی ہے اور کسانوں کو اس ماہ کا شدت سے انتظار رہتا ہے کیونکہ سیزن کی تمام محنت کا ثمر ملنے والا ہوتا ہے اس دفعہ قدرت نے بے رحمی کا مظاہرہ کیا ایک تو گندم کے سیزن کے دوران بارشیں نہ ہونے سے پیداوار متاثر ہوئی پھر خشک سردی کی لہر کی وجہ سے فصل خراب ہوئی اور رہی سہی کسر بے وقت بارشوں نے پوری کردی نہری علاقوں میں گندم کی کٹائی سے بارشوں سے متاثر ہورہی ہے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ رودکوہی آنے سے کھیتوں میں پانی داخل ہوگیا نتیجہ ہزاروں ایکڑ اراضی پر تیار کھڑی فصلیں برباد ہوگئیں نئی کاشتہ فصلیں بھی اس قدرتی آفت کی زد میں آگئیں۔ رودکوہی جو کہ اس علاقے کیلئے رحمت ہوتی ہے اس وقت زحمت بن رہی ہے ضلع ڈیرہ غازیخان خصوصاً تحصیل تونسہ شریف کا قبائلی علاقہ اور پچادھ کے علاقے غربت کے حوالے سے پورے پاکستان میں نیچے آتے ہیں نامساعد حالات موسمی بے رحمی خط غربت سے نیچے ہونا اور مالی وسائل کی کمی کے ساتھ ساتھ حکومتی عدم توجہ ترقیاتی کاموں میں بڑی رکاوٹیں ہیں، عوامی نمائندے خاطر خواہ اس ترقیاتی عمل میں حصہ نہیں لیتے اور پالیسی لیول پر کوئی خاطر خواہ کام نہیں ہوتا آج اکیسویں صدی میں بھی یہ علاقہ محض غربت کی پہچان ہے جبکہ قدرتی وسائل کی موجودگی ہر ایک کو براہ